www.neweramagazine.com
گلاب رت کے حسین چہروں
از مریم قریشی
New Era Magazine

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گلاب رت کے حسین چہروں

محبت اور وقت کی جنگ سے مزین ' رشتوں کی خوبصورتی اجاگر کرتی گلاب چہروں

کی داستان

از مریم قریشی

مریم قریشی نے یہ ناول (گلاب رت کے حسین چہروں) صرف اور صرف نیوایرامیگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاہے۔اس ناول (گلاب رت کے حسین چہروں) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیوایرامیگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیوایرامیگزین

New Era Magazine

****

یاور نیازی مسکراتا ہوا کھڑا تھا۔شندانہ کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی _

"میں یاور ہوں۔شندانہ کا بھائی جس کی پینٹنگز کی آپ تعریف کر رہے تھے۔۔۔"یاور نے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔

"میں میجر طلحہ ہوں ایک کولیگ کے ساتھ یہاں نمائش دیکھنے آیا ہوں۔۔۔۔"

طلحہ نے مسکراتے ہوئے تعارف کروایا۔

شندانہ بہت زیادہ خوش ہو چکی تھی کیونکہ اس کی پینٹنگز کی طلحہ نے تعریف کی تھی۔اور ایک خریدنے پر بھی راضی ہو چکا تھا۔اس نے تو یہ ابھی سے ڈیسائڈ کر لیا تھا کہ نیچے وادی میں بچوں کو کیا کھلانا ہے۔

" So, Miss Shandana can I bought that piece of paintaing from u ???

طلحہ نے مخصوص آرمی مین کے سے انداز میں پوچھا تھا۔

"....Yes sure mister"

شندانہ نے بمشکل اپنی ہنسی دباتے ہوئے طلحہ کو کہا۔

"آہاہاشندانہ!!!میں نے کہا تھا نہ کہ میری "Assupmtion" اکثر درست ثابت ہوتی ہے۔اور دیکھو تمہاری ایک خوبصورت پینٹنگ سیل ہو چکی ہے سو مبارک باد قبول کرو۔اور میری ٹریٹ کا انتظام کرو۔۔۔"یاور بولا تھا۔

New Era Magazine

طلحہ اتنی دیر میں پینٹنگ کی قیمت دیکھ چکا تھا۔جو کہ بائیس ہزار تھی۔اور پینٹنگ کے لحاظ سے مناسب تھی۔وہ اس کی قیمت دل ہی دل میں اٹھائیس ہزار لگا چکا تھا۔لیکن یہ پہلی بار ہوا تھا کہ قیمت کم تھی۔یہ آرٹسٹ بہت آگے جائے گی اس نے مڑتے ہوئے سوچا۔

"سر تو اب چلیں دراصل میں نے ایک فیملی گیدر نگ میں جانا ہے آپکو ڈراپ کر کے ۔۔۔۔"طلحہ کا کولیگ جو کہ جونئیر اور مقامی تھا،اس نے سامنے سے آتے ہوئے کہا۔

"مجھے ابھی ٹائم لگے گا یوں کرو تم چلے جاؤ میں ارینج کر لوں گا۔۔۔"طلحہ نے اسے تسلی دی تو وہ چلا گیا۔

اگلے ایک گھنٹے میں شدانہ کی ساری پینٹنگز بک چکی تھیں۔اور وہ لوگ کاؤنٹر سے کیش ریسیو کر کے باہر کی جانب جا رہے تھے تو طلحہ نظر آیا۔

"ہیلو ینگ مین ہمارے ساتھ شام کی چائے پینا پسند کرو گے ؟"

یاور نے طلحہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"ہمم۔۔۔آفر تو اچھی ہے مگر وہ کیا ہے نہ مسٹر کافی دیر ہو جائے گی میں نے ڈیوٹی پر واپس جانا ہے اور میرے پاس فی الحال کوئی کنوینس نہیں ہے....."طلحہ نے بتایا تھا۔

"اوہ یہ تو کوئی مشکل ہی نہیں ہے۔میر اڈرائیور آپ کو آپکی منزل تک پہنچا دے گا۔میں رات میں بزی ہوں ورنہ میں خود چھوڑنے جاتا۔۔"یاور نے آداب میزبانی نبھاتے ہوئے کہا۔

"آپ کو زحمت ہو گی۔پھر کبھی سہی۔۔۔"طلحہ نے کہا

New Era Magazine

"نہیں زحمت کیسی ہمارا گھر پاس ہی ہے۔۔۔" یاور نے نرمی سے کہا تھا۔

"اوکے تو چلیں پھر۔۔۔" طلحہ نے مسکراتے ہوئے کہا اس کے ہاتھ میں شاپنگ بیگ تھا جس میں پینٹنگز پیک کی ہوئی تھیں۔

وہ لوگ نیازی منزل کے لیے نکل چکے تھے۔راستے میں طلحہ اور یاور ایک دوسرے کو اپنا تفصیلی تعارف دے چکے تھے۔ طلحہ تو بہت ہی ملنسار قسم کا بندہ تھا اور یاور سامنے والے کو دیکھ کر اسی لحاظ سے ڈیل کرتا تھا۔طلحہ نے اپنے قبیلے کا بتایا تو دور کی رشتہ داری نکل آئی۔اصل میں یہاں قبائلی علاقوں میں بہت عرصہ فسادات رہے تھے۔جس کے باعث نوجوان نسل کو رشتہ داروں سے آگاہی نہیں تھی۔ورنہ یہاں کے رہنے والوں کا آپس میں کہیں نا کہیں سے کوئی تعلق نکل آتا تھا۔یاور اسے بڑی اماں سے ملوانے لیکر جارہا تھا۔ورنہ وہ صرف فارم ہاؤس تک ہی لے جاتا۔شندانہ اپنی سہیلیوں کو اپنی پہلی کامیابی کے بارے میں بتارہی تھی اور خوشی اس کے چہرے سے چھلک چھلک کر اس کے رخسار دو آتشہ بنارہی تھی۔طلحہ سے مل کر بڑی اماں بہت خوش ہوئی تھیں۔بے بے ان کی رشتے کی کزن کی بیٹی تھیں۔انہوں نے طلحہ کا تفصیلی انٹرویو لیا تو یہ نتیجہ نکلا۔

رات اتر رہی تھی تب طلحہ ایک بھرپور شام گزار کر اور دوبارہ بے بے کے ساتھ آنے کا وعدہ لیکر نکلا۔شندانہ اور یاور نے اسے سی آف کیا۔پینٹنگز بکنے کی اتنی خوشی تھی کہ شندانہ آج تمام "Manners" نبھارہی تھی ورنہ اس سے کہاں تکلفات میں پڑا جاتا تھا۔

New Era Magazine

فرازیہ بیگم اور سمین آپا گذشتہ کئی دنوں کی روٹین کو قائم رکھتے ہوئے بازار جاچکی تھیں۔

عون کی آج طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو وہ گھر تھے اور اس وقت لیونگ روم میں بیٹھے اخبار پڑھ رہے تھے۔کوئی دبے پاوں پیچھے سے آیا اور ان کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیئے۔ان کے لب مسکرااٹھے وہ آنے والے کو پہچان چکے تھے۔

"کاشان کب سدھروگے انہوں نے کہا۔۔"کاشان نے ہاتھ ہٹادیئے اور نروٹھے پن سے کہتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"پاپا کبھی تو نہ پہچانا کریں نا۔۔۔۔"

عون نے اسے کھینچ کر گلے سے لگایا تھا۔

"خبیث میں جانتا تھا اں کو باتوں پر ٹرخارہاہے اپنی مرضی سے وارد ہو گا اچانک اور تم آ گئے ۔۔۔۔"

"پاپا آپ نے میرے سرپرائز کی ایسی کی تیسی کر دی ہے۔۔۔۔"اس نے دوبارہ منہ بسورا۔

"یار ایک تو تم اپنی ماں کی طرح بات بات پر منہ بسورتے ہو۔۔"انہوں نے کہا تھا۔

"پاپا!کاشان نے زور دے کر کہا۔۔۔۔۔"

"اچھا یار چھوڑو سب یہ بتاو فلائٹ کیسی رہی'کچھ کھایاپیا یاناشتہ کروگے ؟"

"نہیں...!!فی الحال میں ناشتہ کرکے آرہاہوں،رحیم چاچا سے کہا تھا گاڑی فوڈ اسٹریٹ لے چلیں ترس گئی تھی زبان لاہور کے کھانوں کو۔۔۔"

"ہم تو آپ چنے اور حلوہ پوری سے لطف اندوز ہو کر آرہے ہیں..."انہوں نے کہا تھا۔

"جی جناب!میرے مطابق تو آپ کافی فرض شناس آفیسر ہیں۔آج گھر کیسے ؟؟؟اچھا میں سمجھا مما کی غیر موجودگی کا فائدہ اٹھا کر سکون کیا جارہاہے۔۔۔"کاشان نے شریر انداز میں کہا۔

"نہیں کیسا سکون آج طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی تو زرا ریسٹ کا سوچا۔میں نے کہا اس سے پہلے کے آگے چل کر زیادہ ہو جائے۔بیگم کے میکے میں شادی ہے۔وہ تو ہمارا بہانا ہی سمجھیں گی نہ۔۔۔۔۔۔"انہوں نے کہا۔

"بس رہنے دیں پاپا آپ اور وہ آپ کی دوٹرٹر کرنے والی مینڈکیاں ہر وقت میری معصوم ماں کے خلاف محاذ کھولے رکھتے ہیں۔۔۔"کاشان نے نیا محاذ کھول لیا۔

"چپ کر جا بد تمیز میری شہزادیوں کے بارے میں ایک لفظ بھی کہا۔اور ویسے بھی یہ تو چلتا ہے نہ تم ٹھہرے نک چڑھے کیسے سمجھ سکتے ہو حِس مزاج کو۔اور نہ ہی تمہاری ماں سمجھتی ہے ۔۔۔"انہوں نے خوب لگا میں کسیں تھیں۔

اچھا اچھا ابھی تو میں سونے جارہاہوں پھر بات ہوتی ہے۔۔۔۔"کاشان کو کچھ نہ سوجھا تو اٹھ کر بیڈروم کی جانب چل دیا۔

فرازیہ تنویر اور سمین آپا آج بہت ریلیکس تھیں۔ایک تو وہ کافی ساری شاپنگ نپٹا چکی تھیں۔ دوسرا رسم کے کپڑے بھی آرڈر پر بن چکے تھے۔آج فرازیہ بیگم کا فائنل راونڈ تھا۔وہ رات سفینہ لاج جا رہی تھیں۔باقی کی شاپنگ سائرہ اور سیما نے سمین کے ساتھ مل کر کرنی تھی۔ سمین آپا اپنی خریداری بھی کر چکی تھیں ساتھ ساتھ۔

"ہما کا ناپ لیا تھا سمین۔وہ جب بھی آتی ہے اسے کوئی نئے سائز کا جوتا آتا ہے یہ آج کل ڈائیٹنگ کی بیماری نے لڑکیوں کو ہلکان کر رکھا ہے۔۔۔"فرازیہ تنویر بولیں۔

"جی منزہ اور ہما کا ایک ہی ناپ ہے پچھلے دنوں جب خالو آئے تھے تو ہما نے جوتے بھیجے تھے منزہ کے جو پورے آئے تھے وہ ہما کی ناپ کے تھے۔۔"سمین آپا بولیں وہ لوگ ایک مہنگے اور اچھے برینڈ کے جوتوں کی دوکان میں داخل ہو چکی تھیں۔

اگر ملتان میں آئیں تو تحریم اور علینہ اس وقت سب گھر والوں کے شادی کے کپڑے پیک کر رہی تھیں۔ساتھ میں سمانہ بھابھی بھی ان کی مدد کر رہی تھیں۔باقی بھابھیاں بقیہ ماندہ شاپنگ پوری کرنے کے چکر میں بازار تھیں۔

عافیہ اور ساعقہ بیگم دونوں کسی دور پرے کے عزیز کی عیادت کو گئی ہوئی تھیں۔اور یہ کام وہ لوگ تحریم اور علینہ کے ذمہ لگا کر گئیں تھیں۔سمانہ اپنی چھوٹی بچی کی وجہ سے گھر پر تھیں۔

چھوٹی مہوش بہت تنگ کرتی تھی۔باقی سب بھابھیوں کے بچے سکول گوئنگ تھے۔سمانہ دوپہر کا کھانا بھی ساتھ ہی ساتھ بنوا رہی تھیں۔

"تو تم گولڈی کو واقعی ساتھ لیکر جارہی ہو..." تحریم نے بیگ کی زپ بند کرتے ہوئے علینہ سے پوچھا۔

"یہ کوئی پوچھنے کی بات ہے کیا؟؟؟ ویسے بھی امی کہہ رہی تھیں ان کا پلان شادی کے بعد بھی مہینہ بھر رہنے کا ہے اور میرا بھی ارادہ بن رہا ہے تو میری گولڈی یہاں کیوں رہے ویسے بھی وہ اداس ہو جائے گی۔۔۔" علینہ نے جواب دیا تھا۔

"میاؤں میاؤں۔۔۔" کی آواز سے گولڈی اندر داخل ہوئی تھی۔اور علینہ کے پاوں سہلانے لگی۔

"اف یہ گولڈی...." تحریم دانت پیستے ہوئے کچن کی طرف چل دی اسے بھوک لگی تھی۔ اور علینہ کی گولڈی سے حد درجہ کی محبت سے تحریم سب سے زیادہ چڑتی تھی۔

فراز یہ ساری شاپنگ مکمل کرتے ہی رات کو خانپور کے لیے روانہ ہو چکی تھیں۔آج رات بارہ بجے مظاہر آفندی بمعہ سائرہ، ہما اور میری کے پاکستان آرہے تھے۔

لاہور میں اس وقت آئیں تو عون اور سیمن سونے جا چکے تھے۔کاشان نے ہما لوگوں کو لینے جانا تھا۔وہ اس وقت فریش ہو کر کھانا کھا رہا تھا۔گھڑی نے گیارہ بجائے تو وہ گھر سے نکلا۔

New Era Magazine

ٹھیک بارہ بجے فلائٹ نے لینڈ کیا۔ بہت تھکے ہوئے تھے وہ لوگ تو آتے ساتھ ہی سو گئے تھے ۔کاشان نے ابھی نہیں سونا تھا کیونکہ صبح پانچ بجے کی فلائٹ سے میکائیل اپنی بیگم کے ساتھ آ رہے تھے۔ کاشان نے ہی انہیں پک کرنا تھا۔ اور سیما بھی آ رہی تھیں تو کافی مصروفیت اور ہلہ گلہ متوقع تھا۔

ملتان میں آئیں تو ابراہیم اپنا فائنل پلان اپروکروا کر ای میل کر چکا تھا۔ اور اس وقت قدرے ریلکس تھا۔ اسے چھٹی مل چکی تھی۔ لیکن وہ خاور کو ساتھ لیکر ہی جائے گا اس نے سوچا۔

اسی اثنا میں طلحہ کی کال آ گئی اس نے حال سنایا کہ آج وہ آرٹ گیلری گیا تھا۔ اور ایک نیا دوست بنا لیا تھا۔ جو کہ اتفاقاً رشتہ دار بھی نکل آیا تھا۔

"اور آج میں ایک عدد خوبصورت آرٹسٹ سے بھی ملا ہوں۔۔۔۔" طلحہ نے بتایا۔

"اچھا خوبصورت لہجہ بتا رہا ہے کہ وہ واقعی خوبصورت تھی۔۔۔" ابراہیم گویا ہوا۔

"ہاں کافی کم عمر ہے مگر کام اچھا خاصا پختہ ہے تم دونوں کے لیے پینٹنگز خریدی ہیں میں نے۔۔۔" طلحہ نے مزید بتایا۔

"تو کیا ہم سمجھ جائیں کیوپڈ کا تیر چل چکا ہے۔۔۔" ابراہیم نے پوچھا.

"ارے نہیں یار مجھے تو وہ اپنی بہن ہی لگی ہے۔ تم سمجھتے ہو نہ Spark "Personality"۔ میں چاہتا ہوں کسی ایسی لڑکی سے ٹکراؤں، جس سے مل کر "Spark" ہو۔ جو سیدھا روح میں اتر جائے۔ اور ہر منظر بے رنگ ہو جائے صرف وہ ہو اور کھلتے گلاب ہوں۔۔۔۔" طلحہ بولا۔

New Era Magazine

"بس کر یار تیری وضاحتیں تو یہی بتا رہی ہیں کہ تجھے ہم سفر نہیں کوئی بدروح چاہیے...."

ابراہیم نے مزاق اڑایا۔

"تو نہیں سمجھے گا بیٹا تو عشق و محبت کے قبیلے سے ناواقفیت رکھتا ہے۔ تو ٹھہرا کام کی مشین۔ یا فارغ وقت میں گھومنا پھرنا ہنسی ٹھٹھہ لگوا لو یہ محبت تیرے بس کی بات نہیں ہے۔ بیچاری ہما تیرے ساتھ نبھا کیسے کرے گی ....." طلحہ نے اچھی خاصی سنا دی .

"ہاں جی مل جائے گی آپکو وہ سپنوں کی رانی کم سڑا کر یار۔۔۔"

ابراہیم نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے کیسے قہقہہ روکا تھا یہ تو وہ ہی جانتا تھا۔

"اچھا مجھے تو کل سے چھٹیاں ہیں بیس دن کی۔ اس بار مسلسل آپریشنز کی کامیابی پر ملیں ہیں۔ اچھا ہے پاپا کا موڈ تو کچھ بہتر ہو گا۔ ورنہ وہ ہر وقت مرچیں چبائے رکھتے ہیں۔۔۔" ابراہیم نے بات کا رخ موڑتے ہوئے کہا۔

"واہ جی مبارکاں... میرا کام بھی پورا ہو چکا ہے چند دہشت گرد ہی بچے ہیں ادھر علاقے میں۔ کسی بھی وقت یہ ٹاسک پورا ہو گا تو واپس آؤں گا۔۔۔" طلحہ بولا۔

"میرا دل بھی کبھی کبھی کہتا ہے کہ ہمیں زیادہ وقت ساتھ گزارنا چاہیے۔ ہماری جاب ایسی ہے کہ کسی بھی وقت کچھ بھی ہو سکتا ہے....." ابراہیم نے کہا۔

"اچھا یار بس کر مت کر ایموشنل بلیک میلنگ..." طلحہ نے جواباً کہا تھا۔

"اچھا خاور آ جائے تو پھر پلان کرتے ہیں۔۔۔" ابراہیم بولا۔

"آنٹی کیسی ہیں ان سے بات ہوئی تمہاری۔۔۔" طلحہ نے سرسری لہجہ اپناتے ہوئے پوچھا تھا۔

New Era Magazine

"ہاں ہوتی رہتی ہے۔ویسے آج کل مجھے کچھ بدلہ بدلہ لگ رہا ہے۔خاور بھی اور گھر والوں کا رویہ بھی یا شاید میرا ہی وہم ہے۔۔۔"ابراہیم کے لہجے میں خدشات تھے۔

نہیں نہیں...کچھ بھی نہیں بدلا تم نے کب سے چکر نہیں لگایا گھر کا تو تم سب کو مس کر رہے ہو۔....."طلحہ جھٹ سے بولا۔

"ہاں شاید ایسا ہی ہے یار..."ابراہیم نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔

"اچھا رکھتا ہوں میں نیند آرہی ہے شب بخیر....."طلحہ نے بات سمیٹی تھی۔

"شب بخیر۔۔۔"ابراہیم نے فون رکھا۔اور لائٹ آف کر دی وہ کروٹ بدلتے ہی سو چکا تھا۔

وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ سکون کی یہ نیند چند مہینے کی ہی مہمان ہے۔

وقت نے اسے تھپکی دی تھی۔

"سو جا پیارے!ابھی کچھ دیر باقی ہے۔"

خانپور میں آج سفینہ لاج کی تفصیلی صفائی ہو رہی تھی۔بیگم فرازیہ بہت خوش تھیں۔ملازمین کو ابھی صرف یہی پتا تھا کہ باہر سے رشتہ دار عید منانے آرہے ہیں۔تو اس خوشی میں سارا خاندان جمع ہو گا۔پارٹی ہو گی تو اس لیے گھر کو سجایا جا رہا ہے۔شام تک لائٹنگ ہو چکی تھی۔۔

New Era Magazine

ملتان سے تحریم لوگ روانہ ہو چکے تھے۔اور خانپور بس پہنچنے ہی والے تھے۔یاسر بھائی'سمانہ بھابھی ان کی بیٹی مہوش،ساعقہ بیگم اور علینہ اس وقت بڑی گاڑی میں سامان سمیت موجود تھے۔سب سفینہ لاج پہنچنے کی خوشی میں بہت ایکسائٹڈ تھے۔

علینہ اور تحریم تو اور بھی زیادہ خوش تھیں۔کیونکہ ابھی فرازیہ مامی نے کال پر بتایا تھا کہ سفینہ لاج دلہن کی طرح سج چکی ہے۔اور وہ لوگ پہلے مہمان ہیں۔

تنویر علی مختلف کاموں سے فارغ ہو کر بیڈروم میں آئے تو فون بج اٹھا۔کال ابراہیم کی تھی وہ چونک گئے۔کیونکہ وہ شاذونادر ہی انہیں کال کرتا تھا۔اکثر وہ ہی دل کی بھڑاس نکالنے کے لیے اس کو کال کر لیا کرتے تھے،انہوں نے فون اٹینڈ کیا۔

"السلام علیکم پاپا!!"ابراہیم نے مودبانہ لہجے میں سلام کیا تھا۔

"وعلیکم السلام!برخوردار آج کیسے اس خبطی بڈھے کو یاد کر لیا۔۔۔"تنویر علی کی توپوں کا رخ ابراہیم کی طرف مڑ چکا تھا۔

"ایسی بات بھی نہیں ہے آپ میرے دل میں رہتے ہیں۔۔۔"ابراہیم نے جھٹ سے صفائی دی۔

"ہاں برخوردار اب کونسا فیصلہ سنانے کے لیے فون کیا ہے...."تنویر علی بولے تھے۔

"میں بیس دن کی چھٹی پر گھر آ رہا ہوں پاپا...."ابراہیم نے کہا۔

"اووہ زہے نصیب!! بہت بڑا احسان ہو گا اس ناچیز پر۔۔۔"تنویر علی خان نے کہا حالانکہ دل میں وہ بہت خوش ہوئے تھے۔

"یاور اور طلحہ بھی آئیں گے میرے ساتھ میں نے بتایا تھا نہ۔۔۔۔"ابراہیم نے مزید کہا۔

"ہاں جم جم آئیں۔یہاں کوئی منع تھوڑی ہے۔۔۔"

تنویر علی نے خوش ہو کر کہا تھا۔اتنے میں ایک ملازم نے اندر آکر مہمانوں کے بارے میں بتایا۔

"اچھا میں رکھتا ہوں فون کچھ لوگوں سے ملنا ہے۔ویسے تمہاری چھٹیوں کا سن کر خوشی ہوئی ۔۔۔۔۔"تنویر علی نے کہا۔

"اللہ حافظ پاپا....."ابراہیم نے خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا۔چلو کچھ تو پاپا خوش ہوئے۔ ابراہیم ریلیکس ہوا۔وقت نے بھی اسے مسکراتے ہوئے دیکھا اور آگے بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سفینہ لاج کے مہمان پہنچ چکے تھے۔تحریم اور علینہ ڈھڑ دھڑ تصاویر کھینچ کر سب کزنز کو بھیج رہی تھیں۔اور یہ تاکید تو پہلے سے ہی سب کو تھی سوائے ہالوگوں کی فیملی کے کہ ابراہیم شادی کے معاملات سے ناواقف ہے۔تنویر علی اور فرازیہ بیگم نے بہت پرتپاک استقبال کیا تھا اور ان لوگوں نے رات میں ڈھولک رکھ لی تھی۔تو سفینہ لاج میں باقاعدہ سے ابراہیم علی خان کی شادی کی رسموں کا آغاز ہو چکا تھا۔اور آسمان بھی جگمگا رہا تھا زمینی روشنیاں جو احاطہ کیے ہوئے تھیں۔

New Era Magazine

"پتا نہیں یہ بیوقوف انسان کیوں نہیں سمجھتے کہ حد سے زیادہ خوشی کا اظہار ان کی اپنی ہی خو شیوں کو نظر لگا دیتا ہے۔۔" وقت نے تنفر سے سوچا تھا۔

لاہور ڈیفنس میں آئیں تو اس وقت سمین آپا کے گھر میں خاصی ہلچل تھی۔ عون اور مظاہر آفندی کی سیاسی بحث عروج پر تھی۔ کچن میں سمین آپا اور سائرہ شاپنگ کے پروگرام ترتیب دے چکی تھیں۔

میری اور ہما اس وقت بازار جانے کی تیاریوں میں مگن تھیں۔ میری نے شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی۔ یہ پہناوا ہما کے ساتھ رہ کر وہ کئی بار عارضی طور پر پہن چکی تھی۔ اور اس پر بہت سجتا تھا ۔ یہاں آنے سے پہلے وہ اپنے بالوں کو بلیک ڈائی کروا چکی تھی تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ ہما جیسی لگے۔

ہما پاکستان میں زیادہ تر کرتے پاجامہ یا جینز کرتا پہنتی تھی۔

بلیک قمیض شلوار میں ملبوس ہما اور میری بہت خوبصورت لگ رہی تھیں۔ سمین نے ان کے لیے کچھ جوڑے لیکر رکھے تھے اتنے میں منیزہ اندر آئی۔

"ماشااللہ چشم بدور" منیزہ نے بے اختیار کہا۔

"ابراہیم ماموں تو گئے..." اب وہ کھکھلاتی ہوئی گویا ہوئی۔

"اب ایسا بھی کچھ نہیں ہے..."

New Era Magazine

" He is an iron man my dear lady"

'ہمانے اس کے گال پر چٹکی کاٹی اور کہا۔

ساتھ ہی وہ تینوں ہنس پڑیں۔ میری نے اب چشم بدور کا مطلب پوچھتے ہوئے راستے میں سر کھانا تھا۔

میکائیل اپنی بیگم کے ساتھ پاکستان آچکے تھے اور اس وقت وہ لوگ ریسٹ کر رہے تھے۔

کاشان کے ساتھ گھر کی تمام خواتین بازار روانہ ہو چکی تھیں۔

" آپ سب لوگوں سے ہی گاڑی بھر گئی سامان کہاں رکھا جائے گا...."کاشان نے کہا۔

"تمہارے سر پر منیزہ کا جواب آیا تھا۔ گاڑی میں قہقہے بکھر گئے تھے۔

میری حسب معمول اردو کے کسی لفظ میں اٹکی ہوئی تھی۔

مال میں گاڑی پارک کر کے وہ لوگ اتر چکے تھے۔

"اے اردودان!!!بس کرو صرف شاپنگ پر دھیان دینا اب۔۔" ہما نے کہا۔

سمین آپا کا تجربہ کافی کام آیا تھا۔ وہ لوگ کم وقت میں زیادہ سے زیادہ شاپنگ کر چکے تھے ۔ سیما کی فلائٹ کا ٹائم ہونے والا تھا۔ کاشان شاپنگ کا سامان اٹھائے سیدھا ائیر پورٹ روانہ ہو چکا تھا۔ گاڑی میں ہر طرف ملبوسات ہی ملبوسات تھے۔ وہ پہنچا تو فلائٹ لینڈ کر چکی تھی اور تمام مسافر باہر آچکے تھے اس نے ادھر ادھر نگاہ دوڑائی تو اسے ایک جگہ سیما آپا بیٹھی نظر آئی تھیں۔ اور ساتھ میں انکا بھالو بیٹا۔ اس نے قریب جاتے ہوئے زور سے کہا

"سیما آپا۔۔۔"تو وہ پلٹیں۔

New Era Magazine

"ارے کاشان! یہ تم ہوا تنے بڑے کب سے ہو گئے۔۔۔"وہ بولیں۔سیما چہرے سے کافی فریش لگ رہی تھیں۔

"آپ کا یہ بھالو بھی بڑا ہو گیا ہے اور آپ بھی۔۔۔"

کاشان نے ملتے ہوئے کہا۔

"ہاہاہاشریر۔۔۔"سیما ہنسی تھیں اور بھالو نے بھی سمائل دی تھی۔

گاڑی میں فرنٹ سیٹ پر وہ وہ دونوں بیٹھ چکے تھے۔اس نے ان کا سامان ڈگی میں رکھا کیونکہ گاڑی میں تو ہر طرف شاپنگ بیگ تھے۔سیما حیران ہوئی تھیں۔

" یہ سامان تم کیوں لیے گھوم رہے ہو؟؟؟"سیما نے پوچھ ہی لیا تھا۔

تو جواب میں اس نے انہیں مصالحہ لگا کر شاپنگ کی روداد سنائی۔وہ ہنس کر دوہری ہو گئیں

"کاشان تم بہت اچھے ہو۔اچھا مجھے بھی مارکیٹ لے چلو پلیز پلیز پلیز۔۔۔"سیما بولیں۔

"ہاں ضرور لے جاوں گا فی الحال تو گھر چلیں یہ سامان پہنچانا ہے اور آپ نے بھی تو فریش ہونا ہو گا..."کاشان بولا۔

تیمور نامی بھالو گاڑی سے باہر کی رونقیں دیکھ رہا تھا۔دو دن بعد عید تھی تو بازار ساری رات کھلے رہتے تھے۔

"میں اور تیمور فلائٹ کے دوران سوتے آئے ہیں تو اس لیے کچھ فریش ہیں.."سیما نے بتایا۔

New Era Magazine

"اچھا یہ عقل مندی کا کام ہے ویسے اتنا لمبا سفر واقعی تھکا دیتا ہے۔ سیما آپا! آپ اس کام پر ایوارڈ کی مستحق ہیں۔۔۔۔" کاشان نے کہا سیما کا قہقہہ گونجا تھا۔

وہ لوگ گھر پہنچ چکے تھے۔ مظاہر اور عون

سونے جا چکے تھے کاشان سارا سامان اندر پہنچا چکا تھا۔ تیمور آتے ہی سو گیا تھا۔

"پلیز کاشان لے چلو۔..." سیما نے بریانی کی ڈش سے چاول نکالتے ہوئے کہا۔

کاشان جو انکو کمپنی دینے کی غرض سے موجود تھا اس نے نہ میں سر ہلایا۔

"میں یہ جرم کیسے کر سکتا ہوں آپا نہیں امی ڈانٹیں گی کہ میں آپ کو زبردستی لے آیا ہوں ۔۔" کاشان مزید بولا۔

"سمین آپا تو جیسے جانتی نہیں ہیں کہ میں شاپنگ کی کتنی شوقین ہوں۔۔۔۔" انہوں نے چڑتے ہوئے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے لے چلتا ہوں۔۔" کاشان نے ہامی بھری تھی۔

"میرے پیارے سے بھانجے ہو تم۔۔۔" سیما نے مکھن لگانا ضروری سمجھا۔

کاشان بھی مسکرا دیا تھا۔

عید کی وجہ سے مارکیٹس میں رونق تھی۔ اور جب سارا خاندان جمع ہو جائے تو رونق دوبالا ہو جاتی ہے۔

New Era Magazine

مارکیٹ میں سیما کو دیکھ کر سب حیران رہ گئے۔ لیکن سیما کی طبیعت سے واقف تھے۔ اور معاملہ بھی اس کی بہن کی شادی کا تھا۔ سیما اکثر پاکستان آتی رہتی تھیں۔ کافی حد تک وہ یہاں کے راستوں اور مارکیٹس سے واقفیت رکھتی تھیں۔ یوں یہ قافلہ شاپنگ کر کے فجر کے وقت گھر پہنچا۔ ان لوگوں کی شاپنگ میں کاشان بیچارا پس گیا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا آج ہی سفینہ لاج روانہ ہو جائے۔ کیونکہ تحریم اور علینہ اب تک کئی تصاویر اسے وٹس ایپ کر چکی تھیں۔ جن میں بہت ہی دلکش مناظر تھے۔

قمقموں سے سجی سفینہ لاج سحر انگیز حد تک دل موہ لینے والے مناظر پیش کر رہی تھی۔ وہ جانے کے بے تاب ہوا تھا۔

تھکے ہارے سب گھر پہنچے تو کسی نے نماز ادا کی اور کوئی ایسے سو گیا۔

سمین آپا کی آنکھ کھلی تو دن کے دس بج رہے تھے۔ وہ باہر نکلیں تو انہیں بینش ٹی وی لاونج میں بیٹھی دکھائی دیں۔ انہوں نے آگے بڑھ کر گلے لگایا اور معذرت کی۔

"کیسی معذرت آپا ہم تو خود حیران پریشان ہیں' کتنے ارمان تھے ہمارے ہما کی شادی کے.." بینش بولیں۔

"کوئی نہیں بس یہ دیکھو خوشی کا موقع ہے کبھی ترتیب دیئے ہوئے پروگرامز میں بھی گڑبڑ ہو جاتی ہے۔ بس اسی وقت کو غنیمت سمجھو اور تیاریوں میں لگ جاؤ..." سیما بولیں۔

"جی آج میں بھی جاؤں گی شاپنگ پر۔میں نے دبئ والی ساری عوام کے شادی کے کپڑے خریدنے ہیں۔۔۔"بینش نے کہا۔

"ارے!میں تو بھول گئ آپ کو نیند تو ٹھیک سے آئی تھی نا اور ناشتہ کیا...؟"سیما نے آداب میزبانی نبھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں جی بہت اچھے سے آئی میں اور میکائیل یہی بات کر رہے تھے کہ آپ کے گھر میں اپنے گھر جیسا سکون ملا ہے..."

"بہت بہت شکریہ بس آپ لوگوں کی محبت ہے...."سیما انکساری سے گویا ہوئیں۔

"انٹیریئر بہت اچھا ہے کس سے کروایا ہے آپ نے۔۔۔"بینش نے پوچھا۔

"یہ منیزہ کے کام ہیں ماشااللہ انٹیریئر ڈیکور پڑھ رہی ہے وہ تو آئے روز تجربات ہوتے رہتے ہیں گھر پر۔۔۔"سیما فخریہ بولیں۔

"ماشااللہ میں بھی اس سے کراؤں گی دبئ والے گھر میں اپنے پورشن کا'ایک دفعہ شادی سے فارغ ہو جائیں بس۔۔۔"بینش کو منیزہ کا کام کچھ زیادہ ہی پسند آگیا تھا

"کیوں نہیں ضرور۔۔۔"

سمین آپا نے جواباً کہا تھا۔اور دل ہی دل میں شکر ادا کیا کہ ایسی نک چڑی بھابھی نے کوئی خاص تنقید نہیں کی۔ بینش نے سائرہ کو بہو کے طور پر خاصا ٹف ٹائم دیا تھا۔حائم اور عائشہ کی نیچر مختلف تھی۔۔حائم سنجیدہ رہتی تھی اور عائشہ اپنی دنیا میں مگن۔ لیکن بینش کے معاملے میں سب احتیاط کرتے تھے۔یہ زرا تیز مزاج کی تھیں۔

New Era Magazine

کچھ لوگوں کے پاس اور تو کوئی کام ہوتا نہیں ہے۔ اس لیے وہ ہر وقت کمر کس کر دوسروں پر تنقید کرتے رہتے ہیں۔ اور ساتھ میں وقت کی کمی کا رونا رو رہے ہوتے ہیں۔ کوئی ان سے جا کر پوچھے کہ آپ تنقید کرتے وقت وقت کی حدود سے نکل جاتے ہیں کیا؟ دوسروں کو اخلاقیات کی تعلیم دینے والے پتا نہیں ایسی جہالت کا مظاہرہ کیسے کر لیتے ہیں۔ بینش ان لوگوں میں سے تھیں۔ خیر اب وہ میکائیل کے بچوں کی ماں تھیں اس وجہ سے ان کی اکثر باتیں در گزر کر دی جاتی تھیں۔ ہما انہیں ذاتی طور پر پسند تھی تو اس کی شادی پر وہ کسی قسم کی بد مزگی کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی تھیں۔

"میکائیل بھائی نظر نہیں آ رہے بھابھی" سمین نے پوچھا۔ گل احمد کا جوڑا پہنے سمین خاصی دلکش لگ رہی تھیں۔

"جی وہ انکل اور عون بھائی کے ساتھ باہر گئے ہیں۔ آفندی ہاوس کی تفصیلی صفائی کروانی ہے کیٹرنگ اور دوسرے انتظامات بھی دیکھنے ہیں۔۔۔" بینش نے کہا۔

"ہما خوش قسمت ہے کہ بھابھی کے تیور اچھے ہیں۔۔۔" سمین آپا نے زیر لب خود کلامی کی تھی۔

اتنے میں سائرہ بھی آ گئی تھیں۔ وہ بینش سے ملیں۔ سمین آپا ناشتے کے لیے کچن میں جا چکی تھیں۔ بینش اور سائرہ آج کا پروگرام ترتیب دینے لگیں۔

سفینہ لاج میں رنگ و بو کا سیلاب تھا۔ رونق اور شور نے مل کر خوشی کا سماں باندھ دیا تھا۔ گاؤں کا بچہ بچہ جان گیا تھا کہ کچھ نہ کچھ خاص ہونے جا رہا ہے۔ اب یہ خاص کیا تھا اس سے صرف ابراہیم ناواقف تھا۔ شہر محبت کا سب سے مضبوط کردار۔

سفینہ لاج میں دوپہر میں تحریم نے لیب ٹاپ پر منیزہ کو ویڈیو کال کی۔ منیزہ میری اور ہما کے ساتھ اپنے کمرے میں موجود تھی۔ تحریم نے انہیں رات کی ڈھولکی کے بارے میں بتایا۔ ہر طرف ہی سفینہ لاج کی سجاوٹ کے چرچے تھے۔ وہ کافی باتونی تھی۔ تھوڑی ہی دیر میں سب کے ساتھ ہما بھی سفینہ لاج جانے کے لیے بے چین ہو گئی۔ حالانکہ وہ رخصتی سے پہلے ہرگز نہیں جا سکتی تھی۔ علینہ بھی ساتھ مل گئی تھی۔ اب سب لڑکیوں کا بس نہیں چل رہا تھا کہ دوڑ کر پہنچ جائیں۔

Ohhh Huma !!!I want to participate from your groom side. "

"" See! how your in laws have decorated their home

میری تعریف میں رطب السان تھی۔

"..... You cunning wolf"

ہما نے چیختے ہوئے اسے کشن رسید کیا۔ اور سب ہنس پڑیں۔

"تمہارا پالا ایک مشکل ترین آدمی سے پڑنے والا ہے پیاری!" وقت نے سرگوشی کی تھی۔

New Era Magazine

"ہے تو انسان نہ کوئی چھلاوا تھوڑی ہے وہ۔ میں ہوں نا ساتھ ہمت بڑھانے کے لیے۔۔"

محبت نے فوراً جواب دیا تھا۔ وقت اور محبت کی جنگ جو ازل سے جاری تھی۔ اور ابد تک رہے گی۔

رات تک بینش سمین اور سائرہ ایک چکر مارکیٹ کا لگا چکی تھیں۔ سیما تو رات لڑکیوں کے ساتھ جانے کا دوبارہ ارادہ رکھتی تھیں۔

کاشان بغیر بتائے دن میں سفینہ لاج جا چکا تھا۔ اور اب وہاں سے اسکائپ پر سب کو مختلف مناظر دکھا رہا تھا۔

فرنٹ پر مرکزی فوارے کے گرد دلکش روشنیاں تھیں۔ سب خواتین بہت ہی دلچسپی سے دیکھ رہی تھیں۔ اور ہما کو سب بار بار مسکراتی نظروں سے چھیڑتے تھے۔ وہ بے پناہ پر اعتماد ہونے کے باوجود گلابی ہو ہو جاتی تھی۔

"اس موقعے پر ایک کال ابراہیم کو تو بنتی ہے۔ ویسے بھی میں جب سے پاکستان آئی ہوں اس سے کوئی رابطہ نہیں ہوا میرا۔۔۔"

سیما کے الفاظ نہیں تھے دھماکہ تھے۔

سمین سمیت منیزہ بوکھلا چکی تھی۔

"میرا ہوا تھا ان سے رابطہ وہ شاپنگ پر گئے ہوئے تھے ابراہیم بھائی، خاور اور طلحہ بھائی کے ساتھ سفینہ لاج جا رہے تھے۔ انہوں نے بتا کر کال کاٹ دی تھی۔۔۔"

New Era Magazine

عائلہ کچن سے ایک ٹوکری میں اسٹابریز لاتے ہوئے بولی۔تو منیزہ' سمین اور کال کی دوسری جانب موجود کاشان نے سکون کا سانس لیا ورنہ آج سیما تو پیچ چو راہے میں ہنڈیا پھوڑنے کا پورا ارادہ کر چکی تھیں۔

"اب باہر ہو گا تو ڈسٹرب کرنا ٹھیک نہیں ہے کل بات کر لینا تم۔۔۔۔۔"

۔بینش نے کہا تھا۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے۔۔۔"سیما اب پر سکون تھی۔

اتنے میں فرازیہ بیگم کو کاشان بلا چکا تھا۔

وہ بہت خوش ہوئیں۔اور بیٹھے بیٹھے ہما کی کتنی بلائیں لے ڈالیں کال ایک گھنٹہ چلی تھی۔پھر عون وغیرہ آگئے تو سب اٹھ گئے تھے رات کے کھانے کے لیے۔

لاہور ڈیفنس میں آئیں تو اس وقت سمین آپا کے گھر ڈنر ہو رہا تھا۔مختلف اقسام کے کھانوں سے ماحول میں خوشبو بھری تھی۔

کھانے کے بعد میکائیل نے خوش خبری سنائی کہ آج رات تک آفندی ہاوس کی صفائی ہونے کے ساتھ ساتھ وہ سج بھی چکا ہو گا۔

"ہم عون کے بہت مشکور ہیں۔۔۔"میکائیل بولے تھے۔

"کیسا شکریہ؟ آپ ہمارے معزز مہمان ہیں اور ہما میری بھی بہن ہے۔یہ میرا فرض تھا۔۔۔"

عون بھائی نے کہا تھا۔

"کل ہم لوگ صبح ہی صبح شفٹ ہو جائیں گے۔۔۔" مظاہر آفندی بولے تھے۔

"سمین نے بھی بہت ساتھ دیا ..." سائرہ کیوں پیچھے رہتیں۔

"ہاں نا میرے بھائی کی شادی ہے میں کام نہیں آوں گی تو کون آئے گا..." سمین آپا نے کہا تو سب کے چہروں پر مسکراہٹ بکھر گئی اور موسم بھی گلاب ہو گیا تھا۔

صبح سویرے سب لوگ آفندی ہاوس چلا آئے تھے۔ کئی کنال پر محیط یہ گھر مظاہر آفندی سمیت تمام بھائیوں کی ملکیت تھا۔ آج سے یہاں بھی مہمانوں کی آمد متوقع تھی۔

سمین آپا آج ہی منیزہ اور عائلہ کو ساتھ لیے سفینہ لاج روانہ ہو چکی تھیں۔ ہما اور سیما نے بہت کہا کہ یہاں رک جائیں۔ لیکن وہ کہاں رک سکتی تھیں۔ ابراہیم ایسا طوطہ تھا جس میں سمین آپا کی جان بند تھی۔ سمین نے خوبصورتی سے بات سمیٹ لی۔

ملتان میں آئیں تو طلحہ اپنا ٹاسک مکمل کے رات گئے ملتان پہنچ چکا تھا۔ اسے آپریشن کی کامیابی پر دس دن کی چھٹی ملی تھی۔ خاور عید کے علاوہ دوسری چھٹیوں کی درخواست دے چکا تھا ۔ اسے بھی متوقع طور پر آج لیو مل جانی تھی۔ اور پھر ان کا قافلہ خانپور کے لیے روانہ ہو جاتا۔

"اٹھ جا یار بہت ہو گیا ہے بس کر دے اب۔۔۔" ابراہیم نے طلحہ کے پاؤں کھینچتے ہوئے کہا۔

"کیا ہے یار سونے دو کیسے بھاگم بھاگ آیا ہوں۔۔۔" طلحہ نے پھر چادر اوڑھ لی تھی۔

"شہزادے تیاری پکڑو آج خانپور نہیں جانا کیا۔۔۔" ابراہیم نے کہا۔

New Era Magazine

"میں نے تو کوئی شاپنگ ہی نہیں کی۔۔۔" طلحہ بولا۔

"بے فکر رہ میں آج تم دونوں کے لیے عید کے کپڑے لے آیا ہوں..." ابراہیم نے کہا۔

"صرف عید کے۔۔۔" طلحہ کے منہ سے بے اختیار یہ نکلا تھا۔

"نہ وہاں تو میرا ولیمہ کھانے جارہا ہے جو تیرے لیے اسپیشل شاپنگ کی جائے۔۔۔" ابراہیم نے شوخ لہجے میں کہا تھا۔

"کیا پتا تیری شادی ہو جائے۔۔۔" طلحہ نے لہجہ سرسری رکھا۔

"بس کر دے بکواس ابھی دو سال تو بالکل بھی نہیں۔۔۔" ابراہیم نے کہا۔

طلحہ کا زور دار قہقہہ گونجا تھا۔ وہ چپل پہن کر واش روم میں دوڑ گیا۔

پیچھے سے ابراہیم دانت پیس رہا تھا۔

وہ خاور کے آنے سے کچھ دیر پہلے اس کے سامان کی تلاشی لے چکے تھے۔ اور اس میں حسب معمول کھانے پینے کا سامان زیادہ نکلا تھا۔ اور وہ اس وقت اسی کو بیٹھ کر کھا رہے تھے۔ انہوں نے سامان میں کپڑے ٹھونس کر بیگ بھر دیا تھا۔ خاور ابراہیم اور طلحہ سے بچنے کی خاطر بیگ چھپا کر لاک کر کے گیا تھا۔ مگر ابراہیم نیل کٹر سے کافی لاکس کھول لیتا تھا۔

وہ ہنستے جاتے اور کھاتے جاتے۔ ان دونوں نے ایک vlog بھی بنایا تھا۔ جو اسے وہ خانپور جا کر دکھانے والے تھے۔ لیکن اس بات کا موقع کہاں ملنا تھا۔ آگے تو ایک قیامت منتظر تھی۔

سمین آپا فلائٹ سے منزل مقصود پر پہنچ گئی تھیں۔ ائیرپورٹ خانپور سے ایک گھنٹے کی مسافت پر تھا۔ اور کاشان انکو ریسیو کرنے آیا تھا۔ راستے میں اس نے منیزہ کو سفینہ لاج کے قصے سنا سنا کر جلایا تھا۔

سمین کاشان اور منیزہ کی لڑائی سے ناک تک عاجز آچکی تھیں۔

سمین آپا کو دیکھ کر سب لوگ بہت زیادہ خوش ہوئے تھے۔ کیونکہ ملتان سے بھی عافیہ بیگم پہنچ تمام بچوں کے ساتھ پہنچ چکی تھیں۔ اور آج رات میں اسما بھی کراچی سے اپنی فیملی کے ساتھ آنے والی تھیں۔

سفینہ لاج میں گویا بہار اتر آئی تھی۔ لیکن بعض اوقات خوشیوں کو نظر تو نہیں لیکن تھوڑا سا گرہن ضرور لگ جاتا ہے۔ وہ یہاں لگ چکا تھا۔ اگر نہیں بھی لگا تھا تو لگنے والا تھا۔

کھانے کی میز پر سب چہک رہے تھے۔ ایک تو عید کی خوشی سر پر تھی ۔ دوسرا عید کے بعد شادی اس بار قربانی سب نے سفینہ لاج میں ہی کرنی تھی۔ کھانے کے بعد سب بکھر گئے تھے کیونکہ عشاء کے بعد ڈھولکی کا پروگرام تھا۔

کاشان اور رواحہ مردانے میں موجود تھے۔ رواحہ بھی جب سے شادی کی تیاریاں ہو رہی تھیں روز آرہا تھا حبیب عالم کے ساتھ اور کاشان کی آمد کے بعد سے تو وہ یہیں رہ رہا تھا۔

دونوں ملازمین اور یاسر بھائی کے ساتھ مل کر رونق لگاتے تنویر علی اس سے بڑے خوش تھے۔

"ابراہیم بھائی رات کو آرہے ہیں ہررا۔۔۔!!!"

رواحہ نے میسج پڑھتے ہوئے کہا۔

"اچھا واہ مزہ آگیا ماموں ہوں گے تو بات ہی اور ہو گی۔۔۔"کاشان نے کہا تھا۔

"ہاں لیکن میں ان کا رد عمل جاننے کے لیے زیادہ پر جوش ہوں۔۔۔"رواحہ نے کہا۔

"دیکھو کیا بنتا سب تو چاہتے کہ ان کو عید کے بعد پتا چلے لیکن مجھے نہیں لگتا کہ ایسا ہو گا۔ ابھی تو سب انتظامات میں مگن ہیں' اور جیسے ہی زرا فراغت ہوئی وہاں آفندی ہاوس سے ضرور فون جائیں گے ماموں کو"کاشان نے درست تجزیہ پیش کیا تھا۔

"میں نے خاور اور طلحہ بھائی کو ہمارے رات کے بھنگڑے کی ویڈیو بھیجی تھی خاور بھائی نے تو فوراً جواب دیا تھا طلحہ بھائی سو رہے تھے۔۔۔"رواحہ نے بتایا۔

"ارے یار!!! مروانہ دینا کہیں۔۔۔"کاشان بولا۔

"ارے نہیں!! خاور اور طلحہ بھائی کو انکل نے پلان میں شریک کیا ہوا ہے۔ ہم نے تو ایک وٹس ایپ گروپ بھی بنایا ہوا ہے جس میں ہم لوگ زور شور سے شادی کے پلان ڈسکس کرتے ہیں۔۔۔"رواحہ نے مزے سے بتایا تھا۔

"ارے یار!! تو نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟ اور گروپ میں ایڈ کیوں نہیں کیا؟؟"

کاشان نے اسے مکا رسید کیا۔

"اس میں کیا ہے ابھی کر لیتا ہوں' ویسے بھی اب وہ لوگ آنے ہی والے ہیں۔۔۔"رواحہ بولا۔

New Era Magazine

"اوپن ائیر جیپ میں اس وقت ابراہیم، طلحہ اور خاور خانپور کی جانب سفر کر رہے تھے طلحہ ڈرائیونگ کر رہا تھا۔

ابراہیم فرنٹ سیٹ پر جبکہ خاور پیچھے سامان کے ساتھ موجود تھا۔

"یار میری چھٹی حس مجھے کہہ رہی ہے کہ کچھ ہونے والا ہے۔۔۔۔" ابراہیم بولا تھا

"ایک تو ہم تیری اس چھٹی حس سے تنگ ہیں۔۔۔۔۔" خاور نے جواب دیا تھا۔ اور طلحہ نے مسکرا کر سر ہلایا۔ ابراہیم نے ان دونوں کو گھورا تھا_

ان کی سواری باد بہاری جہاں سے بھی گزرتی تھی لوگ بار بار دیکھتے تھے تین گھبرو جوان آرمی جیپ میں ہرگز نظر انداز کیے جانے کے قابل نہیں تھے۔ پاکستان آرمی سے محبت روز اول کی طرح روشن ہے۔ ان کی سرگرمیاں اور شوخیاں جیپ میں کافی نمایاں تھیں۔ چہرے اور مضبوط قد و کاٹھ کے حامل یہ چاند چہرے ہر نظر میں سما جاتے تھے۔ تینوں مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے کے باعث مختلف خدوخال رکھتے تھے۔

"نہیں یہ سب بلاوجہ نہیں ہے۔ اس بار پھوپھو کے گھر سے کوئی کال نہیں آئی۔ ورنہ کوئی نہ کوئی میرے ساتھ ضرور جاتا ہے۔ میں نے کال کی تو پیچھے سے کافی شور تھا یاسر بھائی بولے کسی شادی میں آئے ہوئے ہیں۔

ہما کو دو دن ہوئے ہیں پاکستان آئے اس کی کوئی کال نہیں آئی۔ اور آج کل تو امی بھی بس دن میں ایک دفعہ کال کرتی ہے دو منٹ بعد وہ بھی بند ہو جاتی ہے یہ کیا ماجرا ہے۔۔۔" ابراہیم نے تفصیل سے بتایا۔

New Era Magazine

"اوئے گھامڑ ماجرا یہ ہے کہ تجھے عادت ہے مفت میں اہمیت بٹورنے کی اس دفعہ سب مصروف ہیں عید کی وجہ سے۔۔۔" خاور بولا۔

انسان کو جب یہ احساس کروایا جائے کہ وہ بہت اہم ہے اور اس کا برملا اظہار بھی کیا جائے تو اسے عادت ہو جاتی ہے۔ ابراہیم کو بھی ہو گئی تھی۔

"مرد بن اور خود فون لگا اپنی منگیتر کو۔ ہر وقت وہ بیچاری تجھے فون کرے۔۔۔۔۔" طلحہ نے چڑایا تھا۔

"اصل ماجرا ہی یہی ہے۔۔۔۔" خاور نے تالی بجاتے ہوئے کہا۔ طلحہ نے بھی گاڑی روک دی اب دونوں کورس میں تالی بجاتے ہوئے گا رہے تھے

"تجھے یاد نہ میری آئے کسی سے اب کیا کہنا۔۔۔۔۔"

ابراہیم نے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لی تھیں۔ اسی اثنا میں مظاہر آفندی کی کال آنے لگی۔

"بس کرو دو بدتمیزو!!! میرے سسر کی کال ہے" ابراہیم چیخا۔

"ہاہاہا.... یاد بیٹی کو کیا جا رہا ہے آ باپ کا فون رہا ہے۔۔۔" طلحہ ہنسا تھا۔

"سارا خاندان اپنے یار پر فدا ہے۔۔۔۔۔" خاور نے کہا۔

اتنے میں ابراہیم کال اٹینڈ کر چکا تھا۔

"السلام علیکم انکل کیسے ہیں آپ؟؟؟" ابراہیم نے نرم لہجے میں کہا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں بیٹا آپ کی خیریت دریافت کرنے کے لیے فون کیا ہے۔ آپ کا تو کوئی اتا پتا نہیں ہے۔۔۔۔" مظاہر آفندی نے مسکراتے لہجے میں کہا۔

New Era Magazine

"انکل میں ٹھیک ہوں۔ جاب میں بزی تھا۔ بیس دن کی چھٹی پر گھر جا رہا ہوں راستے میں ہوں۔ پھر بات ہوتی ہے آپ سے "ابراہیم نے کہا۔

"اچھا بیٹا ٹھیک ہے دھیان سے سفر کرو فی امان اللہ۔۔۔۔۔" وہ فون رکھ چکے تھے۔

"تم دونوں کو زرا بھی تمیز نہیں ہے۔ اب دیکھ کیا رہے ہو گاڑی چلاو۔۔۔"اس نے طلحہ کو کہا۔ تو طلحہ نے اگنیشن میں چابی گھمائی تھی۔

"اچھا اپنا سیل فون دے میں گانے چلاتا ہوں۔۔۔" خاور نے ابراہیم سے کہا۔

"کیوں تیرے فون میں نہیں ہیں گانے "ابراہیم ان کی حرکتوں سے شدید چڑ چکا تھا۔

خاور نے فون اس کے ہاتھ سے کھینچ لیا۔ اور ہیڈ فون سے جوڑ کر گانے سننے لگا۔

آج تنویر علی کا ایک اور فون آچکا تھا۔ جس میں انہوں نے کہا تھا کی گھر پہنچنے تک ابراہیم کو بھنک بھی نہیں پڑنی چاہیے۔ اگر دو تین فون اور آجاتے تو ابراہیم کوئی نہ کوئی نتیجہ اخذ کر لیتا ۔ اور یہاں راستے سے ہی واپس چلا جاتا۔ اسلیے خاور نے بہانے سے فون لے لیا تھا۔

ہما آفندیز کے لیے بہت اہم تھی۔ اس کی وجہ شاید یہ بھی تھی کہ وہ سب سے چھوٹی تھی۔ اسکی شادی میں سب شارٹ نوٹس پر دور سے آئے تھے۔

آفندی ہاوس میں بھی رونق دیکھنے والی تھی۔ عیسی اور موسی اپنی فیملیز سمیت آچکے تھے۔ اور مختلف ملکوں سے مظاہر آفندی کے بھائی اپنی فیملیز کے ساتھ آرہے تھے۔ ان کے والد کا

New Era Magazine

تعلق ایران سے تھا اور وہ ایک ہی بھائی تھے تو وہاں مظاہر آفندی کا تعلق کم ہی رہ گیا تھا۔ البتہ ننھیال یہاں پاکستان سے تھا تو یہاں سے زیادہ سے زیادہ رشتہ دار آرہے تھے۔

"ارے کوئی دولہا ہی دکھا دے ہمیں جب سے آئے ہیں بس دلہن کا ہی دیدار کیے جا رہے ہیں۔۔۔" ہما کی کزنز میں سے کوئی بولی۔ "دکھایا تو ہے یہ لو دوبارہ دیکھ لو" سیما نے فون تھماتے ہوئے کہا۔

"ہمیں لائیو دیکھنا ہے کیوں ہما؟؟؟" اس نے ہما کی جانب اشارہ کیا تھا۔

"اسے تنگ مت کرو میں کال ملاتی ہوں ابراہیم کو۔۔۔" میری نے فرنچ لہجے میں اردو بولی

۔

سب لوگ اس وقت ایک بڑے کمرے میں موجود تھے۔ آج سائرہ ہما کو مایوں بٹھا چکی تھیں اور اس کے ہر کام پر پابندی تھی۔ اس سے فون بھی لے لیا تھا کہ فرازیہ بیگم کی ہدایت پر۔ انہیں یہ تھا کہ ہما پر روپ نہیں آئے گا اگر وہ تصویریں کھینچ کھینچ کر لگاتی رہی ہما اس سب کو بہت انجوائے کر رہی تھی۔

"ابراہیم کا میسج آیا ہے کہ وہ راستے میں ہے گھر جا کر بات کرے گا۔۔۔" میری نے سکرین سب کے سامنے کی۔

"اوہو۔۔۔!!!" کی صدا گونجی تھی۔

خاور نے ابراہیم کے فون سے جواب دیا تھا جب میری نے کہا کہ ہما کی کزنز اس کو دیکھنا چاہتی ہیں۔ حالات و واقعات بہت دلچسپ بن چکے تھے۔ کچھ بھی ہو سکتا تھا۔

سولہ سنگھار کرنا عورت کا حق ہے۔ لیکن آج کل یہ شوق بن چکا ہے۔ اور خواتین اس کے لیے ہر وقت جی جان سے تیار رہتی ہیں۔

تحریم ڈھولکی کے لیے تیار ہو رہی تھی کہ یاور کا فون آ گیا وہ ڈریسنگ میں اس وقت اکیلی تھی اس نے مسکراتے ہوئے اٹینڈ کیا۔

"چاند رات مبارک ہو۔۔۔۔" یاور ہولے سے گنگنایا تھا۔

"آپکو بھی۔۔۔" تحریم گویا ہوئی۔

"آج کل کہاں گم ہو میڈم، نہ کوئی میسج نہ کوئی کال۔۔۔" یاور نے شکوہ کیا۔

"آپ کو بتایا تو تھا کہ براہیم بھائی کی شادی ہے۔۔۔۔۔۔" تحریم نے کہا۔

"مجھے لگتا ہے شادی کے بعد میں آدھی زندگی اکیلا ہی گزراوں گا کیونکہ تم تو ہر چند دن بعد کسی نہ کسی کزن کی شادی اٹینڈ کرنے چل دو گی۔۔۔۔" یاور نے کہا۔

"اکیلی تھوڑا چل دوں گی، آپ کو ساتھ لے کر جاوں گی۔۔۔۔" تحریم بولی -

"اچھا تو کب فری ہو رہی ہو تم؟؟؟" یاور نے پوچھا۔

"کم از کم دس دن تو کہیں نہیں گئے۔۔۔" تحریم بولی۔

"یہ کوئی شادی ہے یا میلہ جو اتنے دن چلے گا۔۔۔" وہ حیرانگی سے گویا ہوا۔

New Era Magazine

"آپ میلہ ہی سمجھیں۔۔۔" تحریم شوخ لہجے میں بولی۔

"اووہ ہم تو گئے کام سے۔بس شادی سے فارغ ہو جاو اور یہاں ماموں ممانی آجائیں۔ایک دفعہ تم نیازی منزل آجاو پھر کہاں جانے دوں گا تمہیں۔۔" خاور نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"ہاں میں ٹائم ہو گا تو ٹیکسٹ کر لوں گی آپ نے کوئی کال نہیں کرنی شادی والا گھر ہے اور کافی رونق ہے۔۔۔۔" تحریم نے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے،اللہ حافظ۔۔۔۔" یاور ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے بولا۔

"اللہ حافظ۔۔۔" تحریم ادھر ادھر دیکھتے ہوئے ایک بار پھر میک اپ کی طرف متوجہ ہو چکی تھی۔اسے اس وقت یاور سے بات کرنے سے زیادہ دلچسپی اپنے ہار سنگھار سے تھی۔

وہ جیسے ہی خانپور میں داخل ہوئے تھے ہر طرف روشنیاں تھیں۔پورا گاؤں دلہن کی طرح سجا ہوا تھا۔ابراہیم کو اچھنبا ہوا۔عید میلاد یا دیگر تقریبات پر سفینہ لاج کو سجایا جاتا تھا۔مگر اس طرح کبھی نہیں ہوا تھا۔

خاور اور طلحہ اشتیاق سے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔

"یہ ضرور حبیب چچا کی کارستانی لگتی ہے۔وہ ہی ہر وقت ہنگامے اور شور کو پسند کرتے ہیں۔ڈال دی ہو گی کوئی بات انہوں نے پاپا کے دماغ میں۔۔۔" ابراہیم غصے میں بڑبڑایا تھا۔

طلحہ اور خاور کھکھلا کر ہنس دیئے تھے۔

"ہنس کیوں رہے ہو؟؟؟"ابراہیم نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔وہ کسی ہارے ہوئے مسافر کی طرح کھڑا تھا۔جسے منزل پر پہنچ کر پتا چلا تھا کہ اس کی منزل یہ نہیں تھی۔

"خوشی کا موقع ہے ہنسیں نہ؟؟"خاور نے سوالیہ انداز اپنایا تھا۔

وہ ٹینشن سے آزاد ہوا تھا آگے انکل تنویر جانیں یا ان کا صاحبزادہ وہ اب کھل کر انجوائے کرے گا۔اتنے دن سے وہ بے سکون تھا۔

"میں نہ کہتا تھا کہ کوئی نہ کوئی کھچڑی پک رہی ہے۔۔۔"ابراہیم نے کہا اتنے میں وہ لوگ سفینہ لاج پہنچ چکے تھے۔ہر طرف رونق تھی۔

"لو دیکھو!!والد صاحب نے پورے خاندان کو جمع کر رکھا ہے۔۔۔"

ابراہیم زیر لب بڑبڑایا تھا۔

وہ تینوں مہمانوں کے باعث مردانے میں جا چکے تھے۔ورنہ خاور اور طلحہ کو یہاں گھر جیسا ماحول ہی ملتا تھا اور وہ اندر آزادی سے آتے جاتے تھے۔

ابراہیم کے ماتھے پر اب تک بل پڑ چکے تھے۔سامنے سے یاسر بھائی آتے دکھائی دیئے۔

"اچھا تو آپ شادی میں موجود تھے۔۔۔"ابراہیم بولا۔

"ہاں وہ ہم تمہیں سرپرائز دینے والے تھے یار"انہوں نے کہا تھا۔

اچھا۔۔۔"ابراہیم مل کر علیحدہ ہوا۔اس کا موڈ بگڑ چکا تھا۔خاور اور طلحہ بھی سب مہمانوں سے مل رہے تھے۔

New Era Magazine

ابراہیم نے سامنے کمرے میں رواحہ کی جھلک دیکھی، تو فوراً وہاں گھس گیا۔ اور دروازہ بند کر کے اس کی گردن دبوچ لی۔

"اچھا تو یہ مصروفیت تھی موصوف کی، ابراہیم بھائی میں بزی ہوں۔۔۔۔۔" وہ بولا۔

رواحہ بیچارا "غوں غاں" کر رہا تھا۔

بڑی مشکل سے وہ اپنی گردن ابراہیم کے چنگل سے چھڑوا پایا تھا۔

"یہ سب کچھ ابا جان اور چچا جان کی ملی بھگت ہے انہوں نے مجھے دھمکی دی تھی کہ ابراہیم کو بھنک بھی نہیں پڑنی چاہیئے اور جو تفصیلات ہیں ان سے پوچھیں۔۔۔" وہ کراہتے ہوئے بولا تھا۔ رواحہ کی خوشی خوب نکلی تھی۔

تنویر علی اس وقت رشتہ داروں کے ساتھ ایک ہال نما کمرے میں موجود تھے۔ ان کو ابراہیم کی آمد کی خبر مل چکی تھی اور یہ حبیب عالم کا ہی مشورہ تھا کہ وہ سب کے سامنے ابراہیم سے بات کریں گے تو وہ انکار نہیں کر پائے گا۔ اور ابھی اسے نکاح کا ہی کہنا ہے رخصتی کا بعد میں بتانا۔

ابراہیم سیدھا اندر جا رہا تھا وہ فرازیہ بیگم سے دریافت کرنا چاہتا تھا۔ کسی نے بتایا کہ وہ اپنے بیڈ روم میں ہے وہ فوراً وہاں پہنچا تھا۔ کمرے میں ان کو اکیلا پا کر اس نے دروازہ بند کر دیا تھا۔۔

فرازیہ بیگم نے لپ اسٹک لگاتے ہوئے شیشے میں اس کا عکس دیکھا تو مسکرا اٹھیں۔

"کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ یہاں کیا مزاق چل رہا ہے۔۔۔" ابراہیم نے پوچھا تھا۔

New Era Magazine

"ملو گے نہیں ماں سے۔۔۔" وہ خود ہی گلے لگتے بولی تھیں۔

"افسوس تو یہ ہے کہ آپ ماں کی بجائے ایک بیوی بن گئی ہیں۔۔۔" ابراہیم نے الگ ہوتے ہوئے کہا۔

"ابراہیم! تم ایسے کہو گے تو افسوس بنتا ہے۔ میں ہمیشہ ماں پہلے بنی ہوں اور بیوی بعد میں۔۔۔" وہ بولی تھیں۔

"لیکن ابھی آپ بتائیں گی یہ کیا چل رہا ہے۔۔۔" ابراہیم نے پوچھا تھا۔

"عید کی تیاریاں ہیں سب اس بار یہاں عید کریں گے۔۔۔" فرازیہ تنویر بولی تھیں۔

"یہ عید کی تیاریاں تو نہیں لگ رہی ہیں۔ اصل کہانی کیا ہے امی جان آپ بتانا پسند کریں گی۔۔۔" ابراہیم نے غصے سے کہا۔

"بیٹا آرام سے ابھی تو آئے ہو سب پتا چل جائے گا۔۔۔" انہوں نے کہا۔

اتنے میں دروازہ زور سے بجنے لگا۔

"اوہ شٹ۔۔۔" ابراہیم بڑبڑایا۔ وہ اب بیڈ پر بیٹھ چکا تھا۔ فرازیہ بیگم دروازہ کھولتے ہوئے باہر نکل گئیں۔ کاشان اندر داخل ہوا تھا۔

"ماموں! آپ کو ابی جان بلا رہے ہیں۔۔" اس نے ڈرتے ڈرتے کہا، اور ملنے سے گریز کیا۔

"دیکھ لوں گا سب کو میں۔۔۔۔" ابراہیم بڑبڑاتا ہوا باہر چلا گیا۔

"بہت پرسکون زندگی گزار لی ہے تم نے اب مزہ آئے گا" وقت بس اپنے سکے پھینکنے ہی والا تھا۔

"میں سوائے افسوس کے اور کر بھی کیا سکتی ہوں "راستے میں کھڑی محبت نے کہا تھا۔

ہال میں اس وقت کافی سیریس ماحول تھا۔ابراہیم سرخ چہرے کے ساتھ اندر داخل ہوا۔

"السلام علیکم !!"وہ خاطر خواہ غصہ دباتے ہوئے بولا۔

"وعلیکم السلام !!!"سب نے باجماعت جواب دیا۔

"آؤ بیٹھو برخوردار !!"حبیب عالم بولے۔

ابراہیم نے جس نظروں سے انہیں دیکھا انہوں نے منہ دوسری طرف کر لیا۔اور زیر لب مسکرا دیئے۔

تنویر علی نے اشتیاق احمد کو اشارہ کیا جو ساعقہ کے شوہر محترم تھے۔

"ابراہیم بیٹا بات کچھ یوں ہے۔۔۔"کہ وہ ابھی گویا ہی ہوئے تھے کہ امجد اندر داخل ہوئے "امی کی طبیعت خراب ہو گئی ہے۔۔۔"امجد یاسر سے بڑے تھے۔سب ہڑبڑا کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ابراہیم نے مٹھیاں بھینچی۔اب ایسے عالم میں خاک کوئی بات ہونی تھی۔اتنا تو وہ سمجھ چکا تھا کہ بات اُسی کے متعلق ہی ہے مگر وہ یہ تسلیم نہیں کر پا رہا تھا۔

معید کے بروقت ٹریٹمنٹ سے ساعقہ بیگم کی طبیعت سنبھل چکی تھی۔اور وہ اب ہنستی ہوئی لڑکیوں کے درمیان بیٹھی ڈھولک کی تھاپ پر تالیاں بجا رہی تھیں۔معید ان کا تیسرے نمبر والا بیٹا تھا وہ اور اس کی بیوی سرجن تھی۔ابراہیم اس وقت سے اپنے کمرے میں بند تھا۔جبکہ طلحہ اور خاور اس کی ناراضگی کی پرواہ کیے بغیر کاشان اور رواحہ کے ساتھ باتوں میں مصروف تھے۔

آفندی ہاوس میں بھی ڈھولک رکھ دی گئی تھی۔کاشان کافی ساری ابراہیم کی تصاویر میری کو بھیج چکا تھا۔اس نے یہ تصاویر تب لی تھیں جب ابراہیم جیپ سے اتر رہا تھا۔

سب لوگوں نے بہت تعریف کی تھی۔ہما کی زیادہ کزنز چونکہ باہر ہی ہوتی تھیں تو کم ہی سامنا ہوتا تھا۔وہ بس نام کی حد تک جانتی تھیں یا کچھ نے دیکھ رکھا تھا خاندان مختلف تھا تو پھر آنا جانا قدرے کم تھا۔اور ابراہیم ہما لوگوں کی طرف شاید ایک دوبار ہی گیا ہو گا فرازیہ اکیلی ہی جاتی تھیں اکثر۔

ایک تو ہونے والا شوہر ہینڈسم ہو اور دوسرا اس سے محبت بھی ہو تو کیا بات ہے۔ہما کے پاؤں آج کل زمین پر نہیں ٹک رہے تھے۔ابراہیم صرف ہینڈسم نہیں ہینڈسم ترین تھا۔ہما کونسا کم تھی،جوڑی برابر کی تھی۔

نیازی منزل میں سوتے سوتے شندانہ اٹھ بیٹھی تھی۔اس نے کوئی عجیب سا خواب دیکھا تھا۔مبہم سے خواب میں ایسا لگا کہ کوئی سخت مشکل میں ہے۔اس نے سائیڈ ٹیبل سے پانی اٹھا کر پیا تھا اور دوپٹہ سنبھالے ٹیرس پر آگئی تھی۔یاور نے اسے جاگتے پایا تو فارم ہاوس سے سیدھا ٹیرس پر آگیا۔

"تم سے کچھ شئیر کرنا تھا میری آرٹسٹ بلی!! " یاور نے پیچھے سے مخاطب کیا۔

"کیا کہنا ہے بھائی۔۔۔"شندانہ سیاہ کپڑوں میں بدستور چاند کو گھور رہی تھی۔

تب یاور نے "الف' سے لیکر 'ی" تک اپنا اور تحریم کا قصہ سنا ڈالا۔

وہ جب بات کر مکمل کر کے رکا تو دیکھا۔شندانہ ابھی تک خلا کو گھور رہی تھی۔

"کیا ہوا طبیعت ٹھیک ہے تمہاری؟؟" یاور فکر مند ہوا تھا۔

"جی ٹھیک ہے۔میں نے سن لیا ہے سب بہت اچھا لگا میں بڑی اماں کو منالوں گی بھائی! آپ کی شادی کا تو مجھے بھی ارمان ہے۔۔۔"شندانہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

یاور اپنی ہی دھن میں تھا وہ جا کر سو گیا۔بس اب ایک آخری محاذ رہتا تھا اس کے بعد بڑی اماں نے مان جانا تھا۔

شندانہ کا دل بھر آیا تھا۔

وہ اپنے کمرے میں جا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔اسے ایسے لگ رہا تھا اس کا کوئی بہت اپنا مشکل میں ہے لیکن کون؟؟؟؟ یہ ابھی سوالیہ نشان تھا۔اور یہ جواب وقت نے دینا تھا۔

ابھی تو گہری خاموشی تھی۔سچائی پر پردہ پڑا تھا۔

صبح جب وہ اٹھی تو رات کا دھندلا سا خواب بھول چکی تھی۔اسے بس یہ یاد رہا تھا کہ آج عید تھی۔اسکن اور ریڈ کمبینیشن کا جوڑا اس نے پہن رکھا تھا جو اس پر بہت سجتا تھا۔ہاتھوں میں خوب معمول کانچ کی چوڑیاں تھیں۔اسکن کلر کے موتیوں والے چھوٹے چھوٹے جھمکے اور ساتھ آنکھوں میں ڈالا کاجل اس کے حسن کو دو آتشہ بنا رہا تھا۔اس نے بالوں کو کھول کر پیچھے

کمر پر ڈال رکھا تھا۔ دوشیڈز کے بال اس کی خوبصورتی میں اضافے کا باعث تھے۔ وہ کسی حد تک اپنے حسن سے بے نیاز تھی۔ شندانہ پر بے نیازی جچتی بھی تھی۔

نیازی منزل میں عید اس بار زرا کم پر رونق تھی۔ کیونکہ شندانہ کے والدین حج کی ادائیگی کے سلسلے میں سعودیہ تھے۔ لیکن پھر بھی ملازمین اور کچھ رشتہ داروں کی آمد سے عید اچھی خاصی بن گئی تھی۔

قربانی کا گوشت کافی بانٹ دیا جاتا تھا اور اتنا رکھا جاتا تھا جو ایک ہفتہ سے بھی کم میں ختم ہو جاتا تھا۔

براؤن قمیض شلوار پہنے بالوں کا خوبصورت سا ہیئر اسٹائل بنائے یاور تیار تھا۔ فارم ہاوس سے قربانی کروا کر گھر آ چکا تھا۔ بڑی اماں عید پر خود کچن میں جاتی تھیں اور مزے مزے کے پکوان تیار کرتی تھیں۔

شندانہ گارڈن میں بیٹھی سلفیاں بنا رہی تھی۔ جب یاور نے اسے جا لیا۔

"ہاں تو کچھ یاد ہے آپکو رات میں نے ایک گزارش کی تھی۔۔۔" یاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی عالی جاہ!! یہ کنیز آپکے حکم کی تعمیل کرے گی۔۔۔۔" شندانہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو کب کر رہی ہو بڑی اماں سے بات۔۔۔" یاور نے بے تابی سے پوچھا۔

New Era Magazine

"آج رات یا کل صبح موقع دیکھ کر ہی کروں گی بات لیکن میری ایک شرط ہے۔۔۔"جب بھی مجھے اپنے لائف پاٹنر کے بارے میں فیصلہ کرنا ہو گا تو آپ میرا ساتھ دیں گے ۔۔۔"شندانہ نے کہا۔

یاور نے سر اثبات میں ہلا دیا۔وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ سر ہلانا اس کے لیے کتنی بڑی مشکل لانے والا تھا۔ہلکی سی رم جھم شروع ہو چکی تھی وہ دونوں لنچ کرنے اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور موسم بہت خوبصورت ہو چکا تھا۔پہاڑ سبزے سے جگمگا رہے تھے۔بہت ہی خوشنما مناظر تھے۔شدید سردی کا آغاز کچھ دنوں میں ہوا چاہتا تھا۔

سفینہ لاج میں صبح ہی قربانی ہو چکی تھی۔سب نے یہاں ہی جانور خریدے تھے اور ذبح کیے تھے۔اس وقت مرد حضرات مردانے میں موجود تھے اور خواتین زرق برق لباس پہنے کچن اور لیونگ روم کے چکر لگا رہی تھیں۔بچے اس سب میں بہت خوش تھے ابراہیم ساری رات کا جاگا' صبح سویا تھا۔اور اب دن میں ایک بجے اس کی آنکھ کھلی تھی۔فریش ہو کر اسے یاد آیا 'کہ طلحہ اور خاور بھی اس کے ساتھ ہی آئے تھے تو ہی 'وہ لاک کھول کر باہر آیا تھا۔

کسی نے فرازیہ بیگم کو اطلاع دی کے ابراہیم اٹھ کر مردانے میں جا چکا ہے۔انہوں نے سکون کا سانس لیا تھا۔خاور اور طلحہ باقی سب کے ساتھ گھل مل کر خوب ہنسی مزاق کر رہے تھے۔ اور ڈرائنگ روم میں محفل جمی ہوئی تھی۔ قربانی سے سب لوگ فارغ ہو کر اس وقت دوپہر کے کھانے کا انتظار کر رہے تھے کہ ابراہیم نے اندر قدم رکھا۔

New Era Magazine

"السلام علیکم!!!"

"وعلیکم السلام!!"سب نے باجماعت کورس میں کہا۔

"اور عید مبارک پیارے!!"حبیب عالم جو صبح ہی صبح قربانی کروا ادھر آموجود ہوئے تھے'

انہوں نے مسکرا کر کہا تھا۔

"خیر مبارک!"ابراہیم نے بظاہر مسکراتے ہوئے کہا اسے اب ہی یاد آیا تھا'کہ آج عید ہے۔

وہ سب سے عید ملا۔"

آوادھر بیٹھو۔۔"طلحہ نے اپنے پاس صوفے پر جگہ بنائی۔ابراہیم کی نظریں اپنے پاپا کو ڈھونڈ

رہی تھیں۔

"وہ باہر گیا ہے کال سننے۔۔۔"ایک بار پھر حبیب عالم بولے تھے۔

ابراہیم نے انہیں بظاہر مسکرا کر دیکھا'اور خاور کی طرف متوجہ ہوا۔حبیب عالم کو ابراہیم

بہت عزیز تھا مگر ان کے درمیان ایک کھٹا میٹھا سا رشتہ ہمیشہ سے موجود رہا تھا۔

"ہاں تو بہت خوش لگ رہے ہو تم دونوں۔مجھے تو ایسا لگتا ہے،تمہیں بھی والد صاحب نے

سازش میں شریک کیا ہوا تھا۔۔۔"وہ ہلکی آواز میں بولا تھا۔

"سچ سچ بتادو ماجرا کیا ہے؟؟؟"ابراہیم پھر نیچی آواز میں خاور کا ہاتھ مڑور کر گویا ہوا۔

"ہاتھ چھوڑ دے ظالم!!!ہم لوگ تو ان سب کو خوش دیکھ کر خوش ہیں تو بھی خوش ہو جا

پیارے!"

"زیادہ بننے کی کوشش مت کر،وہ دوسرا کہاں ہے؟؟"ابراہیم نے طلحہ کا پوچھا۔

New Era Magazine

"پتا نہیں کاشان کے ساتھ تھا۔۔۔" اس نے بتایا۔

"قسم سے روٹھی ہوئی محبوبہ لگ رہا ہے اس وقت تو۔۔" طلحہ پیچھے سے آتے ہوئے بولا تھا۔

ابراہیم نے اسے خونخوار نظروں سے گھورا۔

"آپ کو ابی جان بلا رہے ہیں۔۔۔" کسی بچے نے آکر کہا۔

"تم لوگوں کو آکر بتاتا ہوں۔۔۔" ابراہیم انہیں وارننگ دیتا ہوا گیا تھا۔

"یار کیا ڈرامہ فیملی ہے؟" طلحہ نے کہا۔

"آہستہ بول کوئی سن لے گا۔۔" خاور نے کہا اور دونوں ہنس دیئے۔

"برخوردار! بات یہ ہے کہ تمہاری شادی طے ہو چکی ہے۔ عید کے چوتھے روز مہندی ہے۔ ویسے آج سے تقریبات کا باقاعدہ آغاز ہو رہا ہے اور میں کسی صورت ناں نہیں سنوں گا۔ میں کب تک مظاہر کو ٹالتا۔ تم سے کئی بار کہا اور سب سے کہلوایا۔ یہاں بیٹھے سب لوگ اس بات کے گواہ ہیں۔ اگر تم نے نہ کی تو مجھ سے تعلق ختم سمجھنا خاندان میں کئی لڑکے ہیں کسی سے بھی اس بچی کی شادی ہو جائے گی۔ مگر تم اس گھر میں قدم کبھی نہیں رکھ سکو گے۔۔۔"

تنویر علی کا لہجہ سنگین تھا۔ انہوں نے ایک پیرائے میں بات سمیٹ دی تھی۔

"کیا آپ مجھے دھمکی دے رہے ہیں؟" ابراہیم نے اٹھتے ہوئے کہا۔

New Era Magazine

"دھمکی یا حکم جو بھی سمجھو۔ تمہیں یہ ماننا پڑے گا۔خاندان کی عزت کا سوال ہے۔ہم آفندیز کے سامنے کبھی بھی سر نہیں اٹھا سکیں گے۔اور رشتے ہمیشہ کے لیے ٹوٹ بھی سکتے ہیں ابراہیم!!"عون بولے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جاری ہے

Next Episode will be Coming Soon

New Era Magazine

نوٹ

گلاب رت کے حسین چہروں پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تا کہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)

New Era Magazine